مِنْ أَهْلِكَ	وَإِذَا	أَسَأْتَ	فَأَحْسِنْ،	وَلْتُحْسِنْ
اپنے گھر والوں میں سے	اور جب	تم برائی کرو	تو نیکی کرو	اور چاہیے کہ اچھا بناؤ
جب گناہ ہو جائے تو (اس کا اثر ختم کرنے کے لیے) فوراً نیکی کرو				
خُلُقَكَ	مَا	اسْتَطَعْتَ".		
اپنا خلق	جتنی	تم استطاعت رکھو		
اور حسب استطاعت اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ"۔ (الصحيحة:3559)				

سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے

(2459). عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ " اِنَّ أَوْلَى

2459۔ (روایت ہے) ابوامامہؓ سے کہتے ہیں: فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یقیناً زیادہ قریب

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک وہ ہے

النَّاسِ	بِاللهِ	مَنْ	بَدَأَهُمْ	بِالسَّلَامِ".
لوگوں میں سے	اللہ کے	جو	پہل کرتا ہے اُن میں سے	سلام کی۔
جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے"۔ (الصحيحة:3382)				

سلام نہ کرنے والا انتہائی بخیل ہے

(2460). عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ

2460۔ (روایت ہے) جابرؓ سے: یقیناً ایک آدمی آیا نبی ﷺ کے پاس سو کہا: یقیناً

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا:

لِفُلَان فِیْ حَائِطِیْ عِذْقًا، وَاِنَّهُ قَدْ آذَانِیْ

فلاں کے لیے میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اور یقیناً وہ تحقیق اُس نے مجھے بڑی تکلیف دی ہے

فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اور اس نے مجھے بڑی تکلیف دے رکھی

وَشَقَّ عَلَیَّ مَکَانُ عِذْقِهِ، فَأَرْسَلَ اِلَیْهِ

اور مشقت ہے مجھ پر جگہ اس کے کھجور کے درخت کی سو پیغام بھیجا طرف اس کے

اور اس کے کھجور کے درخت کا وجود میرے لیے باعث تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا:

النَّبِیُّ ﷺ، فَقَالَ: "بِعْنِیْ عِذْقَکَ الَّذِیْ فِیْ حَائِطِ فُلَان"

نبی ﷺ نے تو کہا: فروخت کر دے مجھے اپنا کھجور کا درخت جو ہے باغ میں فلاں کے

"فلاں کے باغ میں جو تیرا درخت ہے وہ مجھے فروخت کر دے"۔ اس نے کہا نہیں۔

قَالَ: لَا قَالَ: "فَهَبْهُ لِیْ" قَالَ: لَا قَالَ: "فَبِعْنِیْهِ

اُس نے کہا: نہیں فرمایا: تو ہبہ کر دے اس کو میرے لیے اُس نے کہا: نہیں فرمایا: تو بیچ دو اس کو

آپ ﷺ نے فرمایا: "تو مجھے ہبہ کر دے"۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر جنت میں کھجور کے درخت کے عوض

بِعِذْقٍ فِی الْجَنَّةِ" قَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَا

کھجور کے درخت کے عوض جنت میں اس نے کہا: نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں

مجھے دیدے" اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا،

رَأَیْتُ الَّذِیْ هُوَ أَبْخَلُ مِنْکَ، اِلَّا الَّذِیْ یَبْخَلُ بِالسَّلَامِ.

میں نے دیکھا اُس کو جو وہ زیادہ بخیل ہو تجھ سے مگر وہ جو بخل کرتا ہے سلام میں

بجزاس شخص کے جوسلام (کے معاملہ) میں بخل کرتا ہے (وہ سب سے بڑا بخیل ہے) (الصحيحة:3383)

بچوں کوسلام کہنا

(2461). عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

2461۔(روایت ہے) حضرت انسؓ سے انہوں نے کہا: گزرے ہم پر رسول اللہ ﷺ

حضرت انسؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے

وَنَحْنُ صِبْيَانٌ، فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاصِبْيَانُ".

اورہم بچے تھے توفرمایا: اسلام علیکم اے بچو ۔

ہم بچے تھے، آپ نے فرمایا: "اے بچو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ "۔ (الصحيحة:2950)

مومن کوخوش کرنا عظیم عمل ہے

(2462). عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: "أَفْضَلُ الأَعْمَالِ أَنْ

2462۔(روایت ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوع: افضل اعمال یہ کہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "افضل اعمال یہ ہیں

تُدْخِلَ عَلٰى أَخِيْكَ الْمُؤْمِنِ سُرُوْرًا أَوْ تَقْضِيَ عَنْهُ

تم داخل کرو اوپر اپنے بھائی مومن کے خوشی یا تم ادا کرو اس سے

کہ تو اپنے مومن بھائی کوخوش کرے

دَيْنًا	أَوْ	تُطْعِمَهُ	خُبْزًا".
قرضہ	یا	تم کھلادو	اس کوروٹی

یا اُس کا قرضہ ادا کردے یا اُس کوروٹی کھلادے"۔(الصحيحة:1494)

(2463). عَنْ	سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ،	عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ	يَرْفَعُهُ	اِلَى
2463۔(روایت ہے)	سفیان بن عینیہؒ	ابن منکدر سے	وہ بلند کرتے ہیں	اس کو طرف

سفیان بن عینیہؒ، ابن منکدرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

النَّبِيِّ ﷺ:	"مِنْ أَفْضَلِ	الْأَعْمَالِ	اِدْخَالُ	السُّرُوْرِ	عَلَى الْمُؤْمِنِ،
نبی ﷺ کے:	افضل میں سے ہیں	اعمال میں	داخل کرنا	خوشی	اوپر مومن کے

"مومن کوخوش کرنا، اُس کا قرضہ چکانا، اُس کی ضرورت پوری کرنا اوراس سے

تَقْضِيْ	عَنْهُ دَيْنًا،	تَقْضِيْ	لَهُ	حَاجَةً،	تُنَفِّسُ	لَهُ كُرْبَةً "قَالَ
ادا کرنا	اس کا قرض	پوری کرنا	اسکی	ضرورت	دورکرنا	اس سے مصیبت کہا

کسی مصیبت کودورکرنا افضل اعمال میں سے ہیں۔" سفیان کہتے ہیں: ابن منکدر سے کہا گیا

سُفْيَانُ:	وَقِيْلَ	لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ:	فَمَا	بَقِيَ	مِمَّا	يُسْتَلَذُّ؟ قَالَ
سفیان نے:	اورکہا گیا	ابن منکدر سے:	تو کیا	باقی رہ گئی	اس میں سے جو	لذیذ ہو: کہا

اب کوئی چیز ایسی بھی باقی رہ گئی ہے جولذیز ہو؟ انہوں نے کہا

الْاِفْضَالُ	عَلٰى	الْاِخْوَانِ.
حسن سلوک کرنا	اوپر	بھائیوں کے

بھائیوں سے حسن سلوک کرنا۔(الصحيحة:2291)

صلح کروانا بھی صدقہ ہے

(2464). عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوْعًا: "أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ

2464۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوعاً: افضل صدقہ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں صلح کروانا

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ".

صلح کروانا ہے آپس میں

نہایت افضل صدقہ ہے''۔(الصحيحة:2639)

(2465). عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الأَنْصَارِيْ مَرْفُوْعًا: "أَلَا أَدُلُّكَ

2465۔(روایت ہے) ابوایوب انصاریؓ سے مرفوع: کیا نہ میں راہ نمائی کروں تمہاری

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ایسے صدقے کی طرف تیری رہنمائی نہ کردوں

عَلَى صَدَقَةٍ يُحِبُّ اللهُ مَوْضِعَهَا ؟ تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ ،

اوپر صدقے کے پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصرف کو تم صلح کروادو درمیان لوگوں کے

کہ اللہ تعالیٰ جس کے مصرف کو بہت پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے مابین صلح کروایا کرو۔

فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ يُحِبُّ اللهُ مَوْضِعَهَا".

سو یقیناً وہ صدقہ ہے پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصرف کو۔

یہ ایسا صدقہ ہے کہ اللہ اس کے مصرف کو پسند کرتے ہیں''(الصحيحة:2644)

(2466). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ

2466۔(روایت ہے) ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ سے فرمایا: نہیں کیا ابن آدم نے

حضرت ابوہریرہؓ سے روا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا

شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَصَلَاحٍ ذَاتِ الْبَيْنِ وَخُلُقٍ حَسَنٍ".

کچھ بھی عمل نماز سے اور صلح کروانا آپس میں اور اخلاق اچھا۔

جونماز، باہمی صلح کروانے اور حسن اخلاق سے بہتر ہو"۔(الصحيحة: 1448)

نرم مزاج اور ہر دلعزیز لوگوں کی فضیلت

(2467). عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ مَرْفُوعًا: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ

2467۔(روایت ہے) ابوسعید خدریؓ سے مرفوع: زیادہ کامل ایمان والوں میں سے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کے لحاظ سے مومنوں میں سے مکمل وہ ہیں۔

اِيْمَانًا أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا، اَلْمُوَطَّؤُوْنَ أَكْنَافًا، اَلَّذِيْنَ يَأْلَفُوْنَ،

ایمان میں زیادہ بہتر ان کے اخلاق میں بچھا کر رکھنے والے کندھوں کو جو محبت کرتے ہیں

جوان میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت بہتر ہوں، جو اپنے کندھے بچھا کر رکھتے ہوں۔

وَ يُؤْلَفُونَ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا

اور ان سے محبت کی جاتی ہے اور نہیں کوئی بھلائی ان میں جو نہ وہ محبت کرتے ہیں اور نہ

اور جو محبت کرتے ہوں اور ان سے محبت کی جاتی ہو اور ایسے شخص میں تو کوئی خیر ہی نہیں جو نہ خود محبت کرتا ہو اور نہ

يُؤْلَفُ“.
ان سے محبت کی جاتی ہے
اس سے محبت کی جاتی ہو“۔(الصحيحة: 751)
افضل لوگوں کا بیویوں کے ساتھ رویہ
(2468) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ”“أَكْمَلُ
2468۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مکمل
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ
مومنوں میں سے ایمان میں عمدہ ہوان میں سے اخلاق میں اور بہترین تمہارے
”ایمان کے لحاظ سے مومنوں میں سے اکمل وہ ہیں جوان میں سے اخلاق کے اعتبار سے بہت عمدہ ہیں،
خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ“.
بہترین ہے تمہارا اپنی بیویوں کے لیے۔
اورتم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہیں“۔(الصحيحة: 284)
رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد
(2469). عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ذَاتَ يَوْمٍ
2469۔(روایت ہے) حضرت عیاض بن حمارؓ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن

حضرت عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

فِي خُطْبَتِهِ" أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا

اپنے خطبہ میں سنو یقیناً میرے رب نے حکم دیا ہے مجھے یہ کہ میں سکھاتا ہوں تمہیں جن سے

سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھادوں،

جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ

لاعلم ہو تم اس میں سے جو سکھادی ہیں مجھے آج کے دن یہ ہیں سب مال میں نے عطا کیا اس کو

کہ جن سے تم لاعلم ہو۔ میرے رب نے آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھادی ہیں (وہ باتیں میں تمہیں بھی سکھاتا ہوں)۔

عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ

اپنے بندے کو حلال سے اور یقیناً میں نے میں نے پیدا کیا اپنے بندوں کو رجوع کرنے والا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے بندے کو جو مال دے دیا ہے وہ اس کے لیے حلال ہے،

كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ

اُن سب کو اور یقیناً وہ آتے ہیں ان کے پاس شیاطین سو بہکاتے ہیں ان کو اُن کے دین سے

اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آکر انہیں ان

وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ

اور حرام کرتے ہیں اُن پر جو میں نے حلال کیا اُن کے لیے اور حکم دیتے ہیں اُن کو یہ کہ

کے دین سے بہکاتے ہیں اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کے لیے حرام قرار دیتے ہیں اور وہ ان

يُشْرِكُوا بِي مَالَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا ، وَإِنَّ اللَّهَ

وہ شریک ٹھہرائیں میرے ساتھ جو نہیں میں نے نازل کی اس کی کوئی حجت اور یقیناً اللہ تعالیٰ

کوایسی چیزوں کومیرے ساتھ شریک کرنے کاحکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی حجت میں نے نازل نہیں کی اوراللہ تعالیٰ نے

نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا

نظرکی طرف اہل زمین کے تو ناپسند کیا اُن کو اُن کے عرب کو اوران کے عجم کو مگر بچ گئے

زمین والوں کودیکھا پھران سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے۔سوااان چندلوگوں کے جواہل کتاب میں سے باقی تھے اور

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ

اہل کتاب میں سے اورفرمایا یقیناً میں نے بھیجا تجھے تاکہ میں آزماؤں تجھے اورآزماؤں ان کو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے بھیجا ہے تاکہ میں تم کوآزماؤں اوران کوبھی آزماؤں کہ جن کے پاس آپ

بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ وَتَقْرَؤُهُ

تیرے ساتھ اورمیں نے نازل کی تجھ پر کتاب نہیں دھوسکتا اس کو پانی اورتم تلاوت کروگے اسکی

ﷺ کوبھیجا ہے اورمیں نے آپ ﷺ پرایک ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جسے پانی نہیں دھوسکتا،

نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا

نیندمیں اوربےداری میں اوریقیناً اللہ نے حکم دیامجھے یہ کہ میں جلادوں قریش کو

تم نیند اور بیداری (دونوں حالتوں) میں اس کی تلاوت کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش

فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً

تومیں نے کہا اے میرے رب تب چھوڑدیں گے میراسر تو کردیں گے اس کوروٹی (کی طرح)

کوجلادوں۔میں نے کہا:اے میرے پرودگار!وہ تو میراسر چھوڑدیں گےاوراُس کو(کچل کر)روٹی کی طرح بنادیں گے۔

قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ

فرمایا نکال دوتم ان کو جیسا انہوں نے نکالاتمہیں اور جہادکرواُن سے ہم مدد کریں گے تیری

اللہ نے فرمایا: تو اُن کو نکال دے، جس طرح انہوں نے تجھے نکالا اور اُن سے جہاد کر، ہم تیری مدد کریں گے،

وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ

اور خرچ کرو تو خرچ کیا جائے گا تجھ پر اور بھیجو لشکر ہم بھیجیں گے پانچ گنا اس کو

اور تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا اور تو ایک لشکر بھیج ہم اس کی پانچ مثل بھیجیں گے،

وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّة

اور جنگ کرو ان میں سے جو تیری اطاعت کریں اُن سے جو نافرمانی کریں تیری فرمایا: اور اہل جنت

اور اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں سے لڑ۔

ثَلَاثَةٌ ذُوسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ

تین طرح کے ہیں صاحب اقتدار منصف صدقہ کرنے والا توفیق دیا گیا اور وہ شخص رحم دل

اور جنتی لوگ تین طرح کے ہیں (1) منصف صاحب اقتدار جو صدقہ کرنے والا ہو اور اسے نیک کاموں کی توفیق دی گئی

رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّف مُتَصَدِّقٌ

نرم دل ہو واسطے ہر رشتے دار اور مسلمان کے لیے اور پاک دامن سوال کرنے سے بچنے والا صدقہ کرنے والا

ہو۔ (2) ہر وہ شخص جو قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے حق میں نرم دل اور رحمدل ہو (3) ہر وہ شخص جو پاک دامن ہو اور اہل عیال کے

ذُوعِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَازَبَرَ

اہل وعیال والا فرمایا اور اہل دوزخ پانچ طرح کے ہیں کمزور وہ شخص نہیں توفیق

باوجود مانگنے سے بچنے والا صدقہ کرنے والا ہو۔ اور دوزخ والے پانچ طرح کے لوگ ہیں: (1) وہ کمزور شخص کہ جس کو بری بات سے

لَهُ الَّذِي هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَايَتْبَعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا

اس کے لیے جن میں وہ تم میں فرماں بردار رہتے نہیں وہ چاہتا گھر والے اور نہ مال

بچنے کی توفیق نہیں، وہ تم میں (تمہارا) فرمانبردار وہ گھر بار چاہتا ہے نہ مال۔

وَالْخَائِنُ الَّذِی لَا یَخْفٰی لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ

اور خیانت کرنے والا جس کی نہیں چھپی ہوئی اس کے لیے لالچ اور اگرچہ معمولی چیز ہو

(2) وہ خائن جس کی لالچ مخفی نہیں ہوتی جب اسے معمولی سی چیز میں خیانت کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ خیانت کر گزرتا ہے۔

إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِی إِلَّا وَهُوَ

مگر خیانت کرے اس کی اور ایک شخص نہ وہ صبح کرتا ہو اور نہ وہ شام کرتا ہو مگر اور وہ

(3) وہ آدمی جو صبح و شام تیرے گھر بار اور مال و دولت کے بارے میں دھوکہ باز ثابت ہو۔

یُخَادِعُکَ عَنْ أَهْلِکَ وَمَالِکَ وَذَکَرَ الْبُخْلَ أَوْ الْکِذْبَ

دھوکہ دینے والا ہو تجھ کو تیرے گھر والوں سے اور تیرے مال سے اور ذکر کیا بخل یا جھوٹ کا

(4) پھر آپ نے بخل یا جھوٹ اور

وَالشِّنْظِیرُ الْفَحَّاشَ، وَإِنَّ اللهَ أَوْحٰی إِلَیَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا

اور بدخلق فحش گوئی کرنے والا اور بے شک اللہ نے وحی کی طرف میرے یہ کہ عاجزی کرو

(5) فحش گوئی اور بدخلق کا ذکر کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم عاجزی کرو۔

حَتّٰی لَا یَفْخَرَ أَحَدٌ وَلَا یَبْغِی أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ''.

یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی ایک اور نہ زیادتی کرے کوئی ایک اوپر کسی ایک کے

کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے''۔ (الصحیحة: 3599)

میاں بیوی ایک دوسرے کے ہم راز ہیں

(2470). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

2470۔(روایت ہے) حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا: داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے،

الْمَسْجِدَ وَفِيْهِ نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ

مسجد میں اوراس میں عورتیں تھیں انصار میں سے تو وعظ کیا ان کو اور نصیحت کی اُن کو

وہاں کچھ انصاری عورتیں موجود تھیں۔آپ ﷺ نے اُن کو وعظ کیا اور نصیحتیں فرمائی،

وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّهِنَّ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَاهَلْ عَسَت

اور حکم دیا اُن کو یہ کہ وہ صدقہ کریں اور اگرچہ ان کے زیور سے پھر فرمایا: سنو کیا کوئی

پھران کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کیا کریں، اگرچہ اپنے زیورات سے ہی کریں۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اِمْرَأَةٌ أَنْ تُخْبِرَ الْقَوْمَ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ زَوْجِهَا اِذَا خَلَا بِهَا ؟

عورت یہ کہ خبر دیتی ہو لوگوں کو اس کی جو ہوتی ہے اپنے شوہر سے جب تنہائی میں اس کے ساتھ

"کیا کوئی ایسی عورت ہے جو لوگوں کو اپنے خاوند کے ساتھ تنہائی میں ہونے والے معاملات بتاتی ہو؟

أَلَاهَلْ عَسٰى رَجُلٌ أَنْ يُخْبِرَ الْقَوْمَ بِمَا يَكُوْنَ مِنْهُ اِذَا

سنو کیا کوئی آدمی یہ کہ وہ خبر دے لوگوں کو اس کی جو ہوتا ہے اس سے جب

کیا کوئی ایسا مرد ہے جو لوگوں کو اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی والا معاملہ بتاتا ہے؟"

خَلَا بِأَهْلِهِ ؟" فَقَامَتْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ

تنہا ہو ساتھ اپنی بیوی کے تو کھڑی ہوئی ان میں سے ایک عورت غبار آلود رخساروں والی

چنانچہ اُن عورتوں میں سے ایک غبار آلود رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور کہا:

فَقَالَتْ: وَاللهِ! اِنَّهُمْ لَيَفْعَلُوْنَ وَاِنَّهُنَّ لَيَفْعَلَنَّ ! قَالَ:

تو اس نے کہا: قسم ہے اللہ کی یقیناً وہ مرد البتہ وہ کرتے ہیں اور یقیناً وہ عورتیں البتہ وہ کرتی ہیں فرمایا

اللہ کی قسم! مرد بھی ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔

"فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا مَثَلُ ذٰلِكَ؟ مَثَلُ

سو نہ تم سب ایسا کرو ایسا کیا نہ میں خبر دوں تمہیں جو مثل ہو اس کے؟ مثال ہے

آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو۔ کیا میں تم کو اس کہ مثال نہ بتلاؤں؟ ایسی باتیں بیان کرنے والا اُس شیطان کی مانند ہے جو سر راہ

شَيْطَانِ أَتٰى شَيْطَانَةً بِالطَّرِيْقِ، فَوَقَعَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ.

شیطان کی آتا ہے شیطان مؤنث کے پاس راستے میں پھر کر ڈالے اور لوگ دیکھتے ہوں۔

مونث شیطان کے ساتھ مباشرت کرے اور لوگ اُن کو دیکھ رہے ہوں"۔ (الصحيحة 3153)

نبی کریم ﷺ کی انصار صحابہ سے محبت

(2471). عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَيِّ بَنِي النَّجَّارِ،

2471۔ (روایت ہے) انسؓ سے فرمایا: گزرے رسول اللہ ﷺ ایک قبیلے سے بنی نجار کے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بنو نجار کے قبیلہ سے گزرے،

وَاِذَا جَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِ يَقُلْنَ: نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ

اور تب بچیاں بجا رہی تھیں دف وہ کہہ رہی تھیں: ہم بچیاں ہیں بنی نجار سے

اور بچیاں دف بجا کر یہ گا رہی تھیں: ہم بنو نجار کی بچیاں ہیں

يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”اَللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ
واہ کیسے اچھے ہیں محمد پڑوسی تو کہا نبی ﷺ اللہ جانتا ہے یقیناً
واہ! واہ! محمد ﷺ کیسے اچھے پڑوسی ہیں“۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ
قَلْبِي يُحِبُّكُنَّ.
میرا دل محبت کرتا ہے تم سب سے
میرا دل تم سے محبت کرتا ہے“۔ (الصحيحة:3154)
جھوٹ سنگین جرم
(2472). عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ خُلُقٌ
2472۔(روایت ہے) حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا: نہیں ہے کوئی عادت
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے بڑھ کر کوئی عادت زیادہ نفرت و بغض والی نہیں تھی۔
أَبْغَضَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ وَمَا اطَّلَعَ مِنْهُ
زیادہ نفرت والی طرف رسول اللہ ﷺ کے جھوٹ سے اور جو پتہ چلتا اس کے بارے میں
جب آپ ﷺ کو اپنے صحابہ میں سے کسی کے بارے میں اس کا پتہ چلتا تو
عَلَى شَيْءٍ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَيَبْخَلُ
اوپر کسی چیز کے نزدیک کسی ایک کے آپ کے صحابہ میں سے تو بخل کرتے (کمی کرتے)
آپ ﷺ اس سے میل ملاپ کم کر دیتے

لَهُ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَحْدَثَ تَوْبَةً.
اسکے لیے اپنے آپ سے یہاں تک کہ جان لیتے یہ کہ تحقیق کرلی ہے توبہ۔
حتی کہ معلوم ہوجاتا کہ اس نے توبہ کرلی ہے۔(الصحيحة:2052)
بطور مذاق جھوٹ بولنا منع ہے
(2473). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: أَتَى
(2473)۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عامرؓ سے یقیناًوہ اُس نے کہا آئے
حضرت عبداللہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:
رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بَيْتِنَا وَأَنَا صَبِيٌّ، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَخْرُجُ لِأَلْعَبَ،
رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں اور میں بچہ تھا اُس نے کہا: تو میں گیا میں نکلا تا کہ میں کھیلوں
رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے، میں اس وقت بچہ تھا۔ جب میں کھیلنے کے لیے نکلنے لگا،
فَقَالَتْ أُمِّي: يَاعَبْدَ اللهِ! تَعَالَ أُعْطِيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "وَمَا
سوکہا میری ماں نے: اے عبداللہ! آؤ میں دیتی ہوں سوکہا رسول اللہ ﷺ نے اور کیا
تو میری ماں نے کہا: اے عبداللہ! ادھر آؤ میں تجھے کوئی چیز دیتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ؟" قَالَتْ: أُعْطِيْهِ تَمْرًا، قَالَ: فَقَالَ
ارادہ کیا تم نے یہ کہ تم دوگی اس کو اس نے کہا: میں دوں گی اس کو کھجور اُس نے کہا: تو فرمایا
تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا میں اسے کھجور دوں گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللهِ	ﷺ :	”أمَا	اِنَّکِ	لَوْ	لَمْ	تُعْطِهِ
رسول اللہ نے	ﷺ:	خبردار	بے شک تم	اگر	نہ	تم دیتیں اس کو

”خبردار اگر تو اُسے کچھ نہ دیتی،

شَيْئًا	كُتِبَتْ	عَلَيْكِ	كَذِبَةٌ“.
کچھ بھی	لکھا جاتا	تجھ پر	جھوٹ

تو یہ تیرے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھا جاتا“۔(الصحيحة:748)

اسلام میں لوگوں کی قسام

(2474). عَنِ	ابْنِ عُمَرَ	قَالَ:	طَافَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	عَلٰى
2474۔(روایت ہے)	ابن عمرؓ سے	انہوں نے کہا:	طواف کیا	رسول اللہ نے ﷺ	اوپر

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن اپنی قصوا

رَاحِلَتِهِ	الْقَصْوَاءِ	يَوْمَ الْفَتْحِ	وَاسْتَلَمَ	الرُّكْنَ	بِمِحْجَنِهِ،	وَمَا	وَجَدَ
اپنی سواری	قصواء کے	دن فتح کے	اور استلام کیا	حجر اسود کا	اپنی اونٹنی سے	اور نہیں	پائی

اونٹنی پر طواف کیا، اور اپنی لاٹھی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا، اونٹنی کو مسجد میں بٹھانے کے لیے کوئی جگہ نہ ملی،

لَهَا	مُنَاخًا	فِي الْمَسْجِدِ	حَتّٰى	أُخْرِجَتْ	اِلٰى	بَطْنِ الْوَادِيْ
ان کے لیے	بیٹھنے کی جگہ	مسجد میں	یہاں تک کہ	نکالا گیا	طرف	ہموار حصے کے وادی کے

اس لیے اس کو وادی کے ہموار حصے کی طرف لے جا کر بیٹھا دیا گیا۔

فَأُنِيخَتْ ، ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ”أَمَّابَعْدُ أَيُّهَاالنَّاسُ،

پھر بیٹھادیا گیا پھر حمد بیان کی اللہ کی اورثنا اس پر پھر فرمایا: امابعد اے لوگو

پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالی کی حمد ثنا کی اور فرمایا: ”اے لوگو!

فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، النَّاسُ رَجُلَانِ: بَرٌّ

یقیناً اللہ تعالیٰ تحقیق لے گیا تم سے عیب جاہلیت کا لوگ دوطرح کے ہیں: نیک

بلاشبہ اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت ختم کردی ہے۔اب لوگ دوطرح کے ہیں: (1) نیک،

تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلٰى رَبِّهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلٰى رَبِّهِ“ ثُمَّ

متقی بزرگی والے اوپر اپنے رب کے اورفاجر بدبخت حقیر اوپر اپنے رب کے پھر

متقی اور رب کے ہاں بزرگی والے (2) گناہگار، بدبخت، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر“ پھر

تَلَا: ”يٰٓاَيُّهَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

تلاوت کی: اے لوگو یقیناً ہم نے پیدا کیا ہم نے تم سب کو ایک مرد سے اور ایک عورت سے

آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا“ حَتّٰى

اور بنایا ہم نے تم سب کو قومیں اور برادریاں تاکہ تم سب ایک دوسرے کو پہچانو یہاں تک کہ

اور تمہیں قومیں اور برادریاں بنادیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو“

قَرَأَ الْآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: ”أَقُوْلُ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

تلاوت کی آیت پھر فرمایا: میں کہتا ہوں یہ اور میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے

پھر آپ ﷺ نے پوری آیت تلاوت کی اور آخر میں فرمایا: ”میں یہی کچھ کہنا چاہتا تھا، (اب) میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے

لِيْ وَلَكُمْ".
اپنے لیے اورتمہارے لیے
اورتمہارے لیے بخشش طلب کرتا ہوں"۔(الصحيحة:2803)
نبی کریم ﷺ ،فرزندان امت کے باپ اورزوجاتِ رسول اُن کی مائیں ہیں
(2475). عَنْ بِشْرِ بْنِ عَقْرَبَةَ، قَالَ: اسْتُشْهِدَ أَبِيْ مَعَ
2475۔(روایت ہے) حضرت بشر بن عقربہؓ سے انہوں نے کہا: شہید ہوگیا میراباپ ساتھ
حضرت بشر بن عقربہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میراباپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید ہوگیا،
النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ وَأَنَا أَبْكِيْ
نبی کے ﷺ بعض اُن کے غزوات میں تو گزرے میرے پاس سے نبی اورمیں رورہا تھا
نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اورمیں رورہا تھا۔
فَقَالَ لِيْ: "اُسْكُتْ أَمَا تَرْضٰى أَنْ أَكُوْنَ أَنَا أَبُوْكَ
توفرمایا میرے لیے خاموش ہوجاؤ کیانہیں توراضی ہوگا یہ کہ میں ہوں میں تیراباپ
آپ ﷺ نے مجھے کہا:"خاموش ہوجاؤ کیا تواس بات پرراضی نہیں ہوگا کہ:
وَعَائِشَةُ أُمُّكَ؟"
اورعائشہؓ تیری ماں ہے؟"
میں تیراباپ ہوں اورعائشہ تیری ماں"۔(الصحيحة:3249)

نبی کا ظاہر اور باطن یکساں ہوتا ہے

(2476). عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

2476۔(روایت ہے) حضرت سعدؓ سے انہوں نے کہا: جب تھا دن فتح مکہ کا

حضرت سعدؓ کہتے ہیں فتح مکہ والے دن،

اخْتَبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِی سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ، فَجَاءَ

چھپ گئے عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ کے نزدیک تو آئے

عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس چھپ گئے،

بِهِ حَتّٰى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِی فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ان کے ساتھ یہاں تک کہ کھڑا کر دیا اس کو اوپر نبی کے تو فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ

وہ اسے لے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ، ثَلَاثًا ، كُلُّ ذٰلِكَ

بیعت لیں عبداللہ سے پھر اُٹھایا سر اپنا پھر نظر کی اُن کی طرف تین مرتبہ ہر دفعہ وہ

عبداللہؓ سے بیعت لیں، آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور تین دفعہ اس کی طرف دیکھا ہر مرتبہ آپ انکار کر رہے تھے،

يَأبٰى ، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى

انکار کرتے تھے پھر بیعت کی ان سے بعد تین مرتبہ کے پھر متوجہ ہوئے اوپر

تین دفعہ ایسا کرنے کے بعد آپ ﷺ نے بیعت لے لی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ : ”أَمَّا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى

اپنے صحابہ کے پھر کہا کیا نہیں تھا تم میں کوئی آدمی سمجھدار وہ کھڑا ہوتا طرف

''کیا تم میں ایسا کوئی سمجھدار آدمی نہیں تھا کہ جب وہ مجھے دیکھتا کہ

هٰذَا حَيْثُ رَانِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ'' ؟

اس کو جب وہ دیکھتا مجھے میں نے روکا ہے اپنا ہاتھ اس کی بیعت سے پھر وہ قتل کر دیتا اس کو

میں اُس کی بیعت سے اپنا ہاتھ روک رہا ہوں تو کھڑا ہوتا اور اُس کو قتل کر دیتا؟'

فَقَالُوْا: مَانَدْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا فِي نَفْسِكَ

تو انہوں نے کہا: نہیں ہم جانتے اے اللہ کے رسول ﷺ! جو آپ کے دل میں ہے

'صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کے دل کی بات نہیں جانتے،

أَلَا اَوْمَأْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ ؟ قَالَ : ''اِنَّهُ لَايَنْبَغِي لِنَبِيٍّ

مگر اشارہ کرتے آپ طرف ہمارے اپنی آنکھوں سے؟ فرمایا: یقیناً وہ نہیں لائق کسی نبی کے

آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنی آنکھوں سے اشارہ کیوں نہیں کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی نبی کو زیب نہیں دیتا

اَنْ تَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ.

یہ کہ وہ ہو اس کے لیے خیانت آنکھوں کی

کہ وہ آنکھوں سے خیانت کرے''۔(الصحيحة:1723)

سات مامورات نبویہ

(2477). عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِيْ خَلِيْلِي ﷺ بِسَبْعٍ :

2477۔(روایت ہے) ابوذرؓ سے انہوں نے کہا حکم دیا مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات باتوں کا

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے سات امور کا حکم دیا

(1) اَمَرَنِی بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنَ وَالدُّنُوِّ مِنْھُمْ (2). وَاَمَرَنِیْ

(1)حکم دیا مجھے محبت کرنے کا مساکین سے اورقریب رہنے ان سے (2)اورحکم دیا مجھے

:"(1)مسکینوں سے محبت کرنے اوران کے قریب رہنے کا حکم دیا

اَنْ اَنْظُرَ، اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنِی وَلَااَنْظُرَ اِلٰی

یہ کہ نظرکروں طرف اس شخص کے وہ میرے سواہے(مجھ سے کم) اورنہ میں دیکھوں طرف

(2)اپنے سے کم تر شخص کو دیکھنے اوراپنے سے برتر شخص کی طرف توجہ نہ کرنے کا حکم دیا

مَنْ ھُوَ فَوْقِی (3) وَاَمَرَنِی اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ

اس شخص کے وہ میرے اوپر ہے (3)اورحکم دیا مجھے یہ کہ میں جوڑوں رشتہ داری کو اوراگرچہ

(3)مجھے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا اگرچہ وہ

اَدْبَرَتْ (4) وَاَمَرَنِی اَنْ لَا اَسْأَلَ اَحَداً شَیْئًا

رُخ پھیرنے لگے (4)اورحکم دیا مجھے یہ کہ نہ میں سوال کروں کسی ایک سے کسی چیز کا

رخ پھیرنے لگے(4)مجھے حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی سوال نہ کروں

(5) وَاَمَرَنِی اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا (6)وَاَمَرَنِی اَنْ

(5) اورحکم دیا مجھے یہ کہ میں کہوں حق کو اوراگرچہ ہو کڑوا (6)اورحکم دیا مجھے یہ کہ

(5)مجھے حکم دیا کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہو(6)مجھے حکم دیا کہ

لَا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ (7) وَاَمَرَنِی

نہ میں خوف رکھوں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ملامت کا ملامت کرنے والے کی (7)اورحکم دیا مجھے

میں اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں(7)اور مجھے حکم دیا

اَنْ	اَكْثِرَ	مِنْ قَوْلِ :	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ	فَاِنَّهُنَّ	مِنْ كَنْزٍ
یہ کہ	میں کثرت کروں	اس قول کی:	لاحول ولاقوۃ الا باللہ	کیونکہ یقیناًوہ	خزانوں میں سے ہے

میں کثرت سے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھوں۔ کیونکہ یہ کلمات عرش سے نیچے والے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔

تَحْتَ	الْعَرْشِ	وَفِي رِوَايَةٍ :	فَاِنَّهَا	كَنْزٌ	مِنْ كُنُوزِ	الْجَنَّةِ
نیچے	عرش کے	اور روایت میں ہے:	پس یقیناًوہ	خزانہ ہے	خزانوں میں سے	جنت کے

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔ (الصحيحة:2166)

انبیاء کی عاجزی اور انکساری

(2478). عَنْ	عَبْدَةَ بْنِ حَزْنٍ،	قَالَ :	تَفَاخَرَ	أَهْلُ الإِبِلِ
2478۔(روایت ہے)	حضرت عبدہ بن حزنؓ سے	انہوں نے کہا:	فخر کرنے لگے	اونٹوں والے

حضرت عبدہ بن حزنؓ سے روایت ہے کہ اونٹوں والے اور بکریوں والے ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔

وَأَصْحَابُ الشَّاةِ ،	فَقَالَ	النَّبِيُّ ﷺ :	''بُعِثَ	مُوسَى	وَهُوَ	رَاعِي
اور بکریوں والے	تو کہا	نبی ﷺ نے	مبعوث کیا گیا	موسیٰ کو	اور وہ	چرواہے تھے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰؑ کو مبعوث کیا گیا وہ بکریاں چرانے والے تھے۔

غَنَمٍ	وَبُعِثَ	دَاوُدُ	وَهُوَ	رَاعِي	غَنَمٍ،	وَبُعِثَ
بکریوں کے	اور مبعوث کیا گیا	داؤد کو	اور وہ	چرواہے تھے	بکریوں کے	اور مبعوث کیا گیا

داؤد کو مبعوث کیا گیا وہ بھی بکریاں چرانے والے تھے۔ جب مجھے بعثت عطا کی گئی تو میں بھی

أَنَا وَأَنَا رَاعِي غَنَمٍ بِأَجْيَادَ“.
مجھے اور میں چرواہا تھا بکریوں کو مقام اجیاد پر
مقام اجیاد میں بکریاں چرانے والا تھا“۔ (الصحيحة: 3167)
رسول اللہ ﷺ کی عاجزی
(2479). عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ ﷺ يَجْلِسُ عَلَى الأَرْضِ
2479۔(روایت ہے) ابن عباسؓ سے تھے رسول اللہ ﷺ بیٹھ جاتے زمین پر
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھ جایا کرتے تھے،
وَيَأْكُلُ عَلَى الأَرْضِ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ
اور کھاتے تھے اوپر زمین کے اور وہ باندھ (کر دوہتے تھے) بکریوں کو اور قبول کرتے دعوت
زمین پر بیٹھ کر ہی کھاتے تھے بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے،
الْمَمْلُوكِ عَلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ.
غلام کی اوپر روٹی کے جو کی۔
اور جو کی روٹی کی دعوت دینے والے غلام کی دعوت قبول کر لیتے تھے۔(الصحيحة: 2125)
(2480). عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: كَانَ ﷺ يَرْكَبُ الْحِمَارَ
2480۔(روایت ہے) ابوایوبؓ سے تھے (نبی ﷺ) سوار ہوتے گدھے پر
حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ گدھے پر سوار تھے،

وَيَخْصِفُ	النَّعْلَ	وَيَرْقَعُ	الْقَمِيْصَ	وَيَقُوْلُ:	”مَنْ رَغِبَ
اورسلائی کرتے	جوتے کی	اور پیوندلگاتے	قمیض کو	اور کہتے:	جس نے اعراض کیا

جوتا سلائی کرتے تھے اور قمیض کو خود ہی پیوند لگا لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

عَنْ سُنَّتِیْ	فَلَیْسَ	مِنِّی“.
میری سنت سے	تو نہیں ہے	مجھ سے۔

”جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں“۔(الصحیحة:2130)

عاجزی اور انکساری کی فضیلت

(2481). عَنْ	أَبِی هُرَیْرَةَ	مَرْفُوْعًا:	”مَنْ	تَوَاضَعَ
2481۔(روایت ہے)	حضرت ابو ہریرہؓ سے	مرفوع :	جس نے	تواضع اختیار کی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لیے عاجزی کی، اللہ

لِلّٰهِ	رَفَعَهُ	اللّٰهُ“.
اللہ کے لیے	رفعت عطا کرے گا اس کو	اللہ۔

اُس کو رفعت عطا کرے گا“۔(الصحیحة:2328)

عاجزی وانکساری اختیار کرنا

(2482). عَنْ	عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ	عَنِ النَّبِیِّ ﷺ	أَنَّهُ	خَطَبَهُمْ
2482۔(روایت ہے)	عیاض بن حمارؓ سے	نبی ﷺ سے	یقیناً وہ	خطبہ دیا انہوں نے

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا:

فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى اِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى

تو فرمایا: یقیناً اللہ نے وحی کی طرف میرے یہ کہ تواضع اختیار کرو یہاں تک

:"بیشک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو

لَايَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ ، وَلَايَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ".

کہ نہ فخر کرے کوئی ایک اوپر کسی ایک کے اور نہ ظلم کرے کوئی ایک کسی ایک پر۔

اور کوئی کسی پر فخر کرے نہ ظلم"۔(الصحيحة:570)

عاجزی اور انکساری کی علامتیں

(2483). عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَا

2483۔(روایت ہے) ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص متکبر نہیں ہے،

اسْتَكْبَرَ مَنْ أَكَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ وَرَكِبَ الْحِمَارَ

تکبر کرنے والا جو کھانا کھائے ساتھ اُس کا خادم اور سواری کرے گدھے پر

جس کے ساتھ اُس کے خادم نے کھانا کھایا اور وہ بازاروں میں گدھے پر سوار ہوا،

بِالْأَسْوَاقِ، وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا".

بازاروں میں اور باندھے بکری کو پھر دودھ دوہے اس کا

اور بکری کی ٹانگوں کو باندھ کر اس کو دوہا"۔(الصحيحة:2218)

کلمہ طیبہ سے گناہوں کے اثرات زائل ہوجاتے ہیں

(2484).قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ’’اَنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَلَکَ کِذْبَکَ

2484۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً اللہ نے تحقیق معاف کردیا تیرے لیے تیرا جھوٹ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے جھوٹ کو

بِتَصْدِیْقِکَ ’’لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ‘‘ رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ أَنَسٍ، وَابْنِ عُمَرَ،

تیری تصدیق کی وجہ سے لاالہ الااللہ روایت کی گئی یہ حدیث انس سے اورابن عمر

لاالہ الااللہ کی تصدیق کی وجہ سے معاف کردیا ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصَرِیِّ مُرْسَلاً وَھٰذَالَفْظُ حَدِیْثِ أَنَسٍ: عَنْ

اورابن عباسؓ اورحسن بصری سے مرسلاً اور یہ الفاظ حدیث انس کے ہیں: روایت ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اورحسن بصری j سے مرسلا روایت کی گئی ہے اور یہ الفاظ حضرت انس کی حدیث کے ہیں

أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِرَجُلٍ: ’’یَافُلَانُ! فَعَلْتَ

انسؓ سے کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے لیے: اے فلاں! تونے کیا

اورحضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ’’اے فلاں کیا تونے

کَذَا؟‘‘ قَالَ: لَا وَالَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ! وَالنَّبِیِّ ﷺ

یہ؟ اس نے کہا: نہیں قسم ہے ذات کی نہیں کوئی معبود مگر وہ! اور نبی ﷺ

اس طرح کیا ہے؟‘‘ اُس نے کہا: نہیں! قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ جانتے تھے

یَعْلَمُ أَنَّہُ قَدْ فَعَلَہُ فَقَالَ لَہُ. فَذَکَرَہُ.

جانتے تھے یقیناً وہ تحقیق کیا ہے اُس نے تو فرمایا اس کے لیے پھر تذکرہ کیا اس کا

کہ اُس شخص نے وہ کام کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اُس کو یہ بات ارشاد فرمائی۔ (الصحیحة:3064)

ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت کی دلیل ہے

(2485). عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اِنَّ اللهَ

2485۔ (روایت ہے) عبداللہؓ سے کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ

تقسیم کیا درمیان تمہارے تمہارے اخلاق کو جس طرح تقسیم کر دیا درمیان تمہارے

"اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہارے مابین تمہارے رزق کو تقسیم کیا ہے، اسی طرح تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو بھی تقسیم

أَرْزَاقَكُمْ، وَاِنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ

تمہارے رزق کو اور یقیناً اللہ عطا کرتا ہے دنیا میں جس کو وہ پسند کرتا ہے اور جسے

کر دیا ہے۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اُسے بھی دنیا عطا کرتا ہے، اور جیسے ناپسند کرتا ہے اُسے بھی دے دیتا ہے،

لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ ضَنَّ

نہیں وہ پسند کرتا اور نہیں وہ عطا کرتا ایمان مگر جس سے وہ پسند کرتا ہے تو جو بخل کرے

اور ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جس کو پسند فرماتا ہے۔

بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعُدْوَا أَنْ يُجَاهِدَهُ ،

مال میں یہ کہ وہ خرچ کرے اس کو اور ڈرے دشمن سے یہ کہ وہ جہاد کرے ان سے

پس جو شخص مال خرچ کرنے سے بخل کرے،

وَهَابَ	اللَّيْلَ	أنْ	يُكَابِدَهُ ،	فَلْيُكْثِرْ
اورگھبرائے	رات میں	یہ کہ	تکلیف اور مشقت اُٹھائے	تو چاہیے کہ وہ کثرت کرے

دشمن کے ساتھ لڑنے سے ڈر جائے اور رات میں تکلیف ومشقت اٹھانے سے گھبرائے

مِن قَوْلِ:	سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ".
کلمات سے:	سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ"

تو وہ کثرت سے یہ کلمات کہے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ". (الصحيحة:2714)

اللہ تعالی کی طرف سے مہلت کا انجام

(2486). عَنْ	ابی مُوسَى	قالَ :	قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:	اِنَّ اللهَ
2486۔(روایت ہے)	حضرت ابوموسیٰ سے	کہتے ہیں: فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	یقیناً اللہ

حضرت ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

لَيُمْلِي	لِلظَّالِمِ	حَتّٰى	اِذَا	اَخَذَهُ	لَمْ	يُفْلِتْهُ	قالَ :
البتہ وہ مہلت دیتا ہے	ظالم کو	یہاں تک کہ	جب	پکڑتا ہے اُس کو	نہیں	چھوڑتا اس کو	کہا:

اللہ تعالیٰ ظالم کو چند روز دنیا میں مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ راوی نے بیان کیا پھر آپ ﷺ نے اس

ثُمَّ قَرَاَ	وَكَذٰلِكَ	اَخْذُ رَبِّكَ	اِذَ	اَخَذَ	الْقُرٰى	وَهِيَ
پھر پڑھی	اور اسی طرح	تیرے رب کی پکڑ	جب	پکڑتا ہے	بستی والوں کو	اور جو

آیت کی تلاوت کی "اور تیرے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے

ظَالِمَةٌ	اِنَّ	اَخْذَهٗ	اَلِيْمٌ	شَدِيْدٌ .
(اپنے اوپر) ظلم کرنے والی تھی	بیشک	پکڑ اس کی	تکلیف دینے والی	بڑی سخت ہے۔

ہیں بیشک انکی پکڑ بڑی تکلیف دینے والی اور بڑی سخت ہے۔" (الصحيحة:3512)

گفتگو میں تصنّع

(2487). عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ قَالَ: كُنْتُ فِيْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ،

2487۔(روایت ہے) حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے انہوں نے کہا: میں تھا اصحاب صفہ میں

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں اصحاب صفہ میں سے تھا،

فَلَقَدْ	رَأَيْتُنَا	وَمَا	مِنَّا	اِنْسَانٌ	عَلَيْهِ	ثَوْبٌ	تَامٌّ، وَأَخَذَ
تو البتہ تحقیق	میں نے دیکھا	اور نہیں	ہم میں سے	کوئی انسان	اس پر ہو	کپڑا	مکمل اور ڈال دیں

میں نے دیکھا ہمارا حال تھا کہ ہم میں سے کسی شخص کے پاس مکمل لباس نہیں تھا۔

الْعَرَقُ	فِيْ جُلُوْدِنَا	طَرَفًا	مِنَ الْغُبَارِ	وَالْوَسَخِ،	اِذْ	خَرَجَ
پسینے نے	ہماری جلدوں میں	لکیریں	غبار سے	اور میل کچیل سے	جب	نکلے

اور گرد و غبار اور میل کچیل کی وجہ سے پسینے سے ہمارے جسم پر لکیریں پڑ جاتی تھیں۔

عَلَيْنَا	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ	فَقَالَ:	"لِيُبَشَّرْ	فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ"	اِذْ	أَقْبَلَ
ہم پر	رسول اللہ ﷺ	تو کہا	خوش خبری ہو	فقراء مہاجرین کے لیے	جب	آیا

(ایک دن) اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فقراء مہاجرین کے لیے خوشخبری ہو"۔

رَجُلٌ عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ لَايَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ
ایک آدمی اس پر لباس اچھا تو کرتے نبی نہیں وہ کلام کرتے تھے کوئی کلام
ہمارے پاس اچانک ایک اچھے لباس والا آدمی آیا، نبی کریم ﷺ جو کلام بھی ارشاد فرماتے،
اِلَّا كَلَّفَتْهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ بِكَلَامٍ يَعْلُو كَلَامَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا
مگر تکلفاً کرتا اس کو اپنے دل سے یہ کہ لاتا کلام کو افضل کرتا کلام نبی ﷺ سے پھر جب
وہ تکلفا آپ ﷺ کے کلام سے افضل کلام کرتا۔
انْصَرَفَ قَالَ: ”اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ هٰذَا وَضَرْبَهُ يَلْوُوْنَ أَلْسِنَتَهُمْ
چلا گیا فرمایا یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا یہ اور اس کی مثل وہ مروڑتے ہیں زبانیں اپنی
جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ اس کو اور اس جیسے شخص کو ناپسند کرتا ہے
لِلنَّاسِ لَيَّ الْبَقَرَةِ لِسَانَهَا بِالْمَرْعٰى كَذٰلِكَ يَلْوِي
لوگوں کے لیے موڑنا (چرنے والی) گائے کا اپنی زبان کو چراہ گاہ میں اسی طرح مروڑے گا
جو چراگاہ میں (چرنے والی) گائیوں کی طرح اپنی زبانوں کو لوگوں کے لیے مروڑتے ہیں
اللّٰهُ أَلْسِنَتَهُمْ وَوُجُوْهَهُمْ فِي النَّارِ“.
اللہ ان کی زبانوں اور ان کے چہروں کو آگ میں۔
اللہ تعالیٰ بھی ان کے چہروں اور زبانوں کو آگ میں مروڑے گا“۔(الصحيحة:3426)

جہنمی اور جنتی لوگوں کی صفات

(2488). عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

2488۔(روایت ہے) حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص ؓ سے وہ نبی ﷺ سے نبی ﷺ فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ أَهْلَ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ، جَمَّاعٍ

یقیناً اہل دوزخ ہر بدمزاج اکڑ کر چلنے والا متکبر بہت مال جمع کرنے والا

ہر بدمزاج (بدخلق) اکڑ کر چلنے والا متکبر بہت زیادہ مال جمع کرنے والا اور بہت زیادہ بخل کرنے والا سب جہنمی لوگ ہیں

مَنَّاعٍ، وَأَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُبُوْنَ".

بہت بخل کرنے والا اور اہل جنت کمزور اور مغلوب لوگ ہیں۔

اور کمزور اور مغلوب لوگ جنتی ہیں"۔(الصحيحة: 1741)

ہر عروج کو زوال ہے

(2489). عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُسَمَّى

2489۔(روایت ہے) انس ؓ سے فرمایا تھی اونٹنی رسول اللہ ﷺ کے لیے نام رکھا گیا

حضرت انس ؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی، اس کو عضبا کہا جاتا تھا،

الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَاتُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُودٍ لَهُ

عضباء اور تھی آگے جانے نہیں دیتی تھی تو آیا ایک بدو اوپر اپنے اونٹ کے

اور کوئی (دوسری اونٹنی) اس سے آگے نہیں گزر سکتی تھی۔ ایک بدو اپنے اونٹ پر آیا،

فَسَبَقَهَا	فَاشْتَدَّ	ذٰلِکَ	عَلَى	الْمُسْلِمِيْنَ	وَقَالُوا
تو آگے نکل گیا اس سے	تو گراں گزری	یہ بات	اوپر	مسلمانوں کے	اورانہوں نے کہا
وہ اس سے آگے نکل گیا یہ بات مسلمانوں پر بڑی گراں گزری، وہ کہنے لگے کہ عضبا تو پیچھے رہ گئی ہے۔					
سُبِقَتِ	الْعَضْبَاءُ	فَقَالَ	رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ	”إِنَّ	حَقًّا	عَلَى اللّٰهِ	أَنْ
پیچھے رہ گئی	عضباء	تو کہا	رسول اللہ ﷺ نے	یقیناً	حق ہے	اوپر اللہ کے	یہ کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ پر حق ہے کہ وہ دنیا میں جس چیز کو رفعت عطا کرے							
لَا يَرْفَعَ	شَيْئًا	مِنَ الدُّنْيَا	إِلَّا	وَضَعَهُ“.			
نہیں وہ رفعت عطا کرتا	کسی چیز کو	دنیا سے	مگر وہ	پست کرتا ہے اسے			
اسے پست بھی کرے“۔(الصحيحة:3525)							
مومنہ صفات اور منافقانہ خصائل اور دونوں کے تقاضے							
(2490). عَنْ	إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ	عَنْ أَبِيهِ،					
2490۔(روایت ہے)	ایاس بن معاویہ بن قرۃ مزنیؓ سے	وہ اپنے والد سے					
ایاس بن معاویہ بن قرۃ مزنیؓ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا قرہ بن مزنیؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں:							
عَنْ جَدِّهِ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ،	قَالَ:	كُنَّا	عِنْدَ	رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	فَذُكِرَ		
وہ اپنے دادا قرۃ مزنی سے	انہوں نے کہا:	تھے ہم	نزدیک	رسول اللہ ﷺ کے	تذکرہ ہونے لگا		
ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے حیا کا تذکرہ ہونے لگا۔							

عِنْدَهُ الْحَيَاءُ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْحِيَاءُ مِنَ الدِّيْنِ؟ فَقَالَ
آپ کے پاس حیا کا توانہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حیا دین سے ہے؟ تو فرمایا
صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا حیا بھی دین کا حصہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ”اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ وَالعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَاعِيَّ الْقَلْبِ
رسول اللہ نے ﷺ: یقیناً حیا اور پاکدامنی اور عجز عاجزی زبان کی ہے نہیں ہے عاجزی دل کی
”بلاشبہ حیا، پاک دامنی، عجز وعاجزی اور سمجھ بوجھ ایمان سے ہیں (عجز وعاجزی سے مراد زبان کا عجز ہے نہ کہ دل کا) ان امور سے
وَالْفِقْهَ مِنَ الاِيْمَانِ وَاِنَّهُنَّ يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ وَيَنْقُصْنَ
اور سمجھ بوجھ ایمان میں سے ہے اور یقیناًوہ اضافہ کرتی ہیں آخرت میں اور کمی کرتی ہیں
آخرت (کے معاملے) میں جو اضافہ ہوتا ہے۔
مِنَ الدُّنْيَا، وَمَا يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ مِنَ الدُّنْيَا
دنیا سے اور نہیں زیادہ کرتی آخرت میں زیادہ اس میں سے جو کم کرتی ہے دنیا
وہ دنیا میں ہونے والی کمی سے زیادہ ہے۔
وَاِنَّ الشُّحَّ وَالْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ مِنَ النِّفَاقِ، وَاِنَّهُنَّ يَنْقُصْنَ
اور یقیناً بخیلی اور بے حیائی اور بدگوئی نفاق میں سے ہیں اور یقیناًوہ کم کرتی ہیں
بلاشبہ بخل، بدکاری، اور بدگوئی نفاق میں سے ہے، یہ چیزیں آخرت کا نقصان کرتی ہیں
مِنَ الآخِرَةِ، وَيَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ أَكْثَرُ
آخرت میں سے اور زیادہ کرتی ہیں دنیا میں اور جو کم کرتی ہیں آخرت میں سے زیادہ ہے
اور دنیا میں زیادتی کرتی ہیں۔

مِمَّا	يَزِدْنَ	مِنَ الدُّنْيَا" قَالَ اِيَاسٌ:	فَحَدَّثْتُ	بِهِ
اس سے جو	اضافہ کرتی ہے	دنیا میں کہا	ایاس نے: تو حدیث بیان کی میں نے	ساتھ اس کے

لیکن ان امور سے آخرت (کے معاملے) میں ہونے والی کمی دنیا میں ہونے والے اضافے سے زیادہ ہے"۔ ایاس نے کہا: میں نے

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ،	فَأَمَرَنِي	فَأَمْلَيْتُهَا	عَلَيْهِ،	ثُمَّ كَتَبَهُ
عمر بن عبدالعزیزؒ کو	تو حکم دیا مجھے	تو میں نے املا کی	اس کی اوپر ان کے حکم سے	پھر لکھی

یہ حدیث عمر بن عبدالعزیزؒ سے بیان کی پھر ان کے حکم پر اس کی املا کی پھر انہوں نے یہ حدیث اپنے خط سے لکھی،

بِخَطِّهِ،	ثُمَّ	صَلَّى	بِنَا الظُّهْرَ	وَالْعَصْرَ	وَاِنَّهَا	لَفِيْ كَفِّهِ
اپنے خط سے	پھر	نماز پڑھائی	ہمیں ظہر کی	اور عصر کی	اور یقیناً وہ	البتہ ہتھیلی میں تھا اس کی

پھر جب انہوں نے ہمیں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں

مَا	يَضَعُهَا.	
نہیں	رکھا تھا اس کو	

تو وہ خط ان کی ہتھیلی میں تھا اس کو رکھا نہیں تھا۔ (الصحيحة:3381)

والدین کے حق میں اولاد کی دعا کی برکتیں

(2491). عَنْ	أَبِيْ هُرَيْرَةَ	مَرْفُوْعًا: اِنَّ	الرَّجُلَ	لَتُرْفَعُ
2491۔ (روایت ہے)	حضرت ابوہریرہؓ سے	مرفوع: یقیناً	آدمی	البتہ بلند کیا جاتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ ایک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کیا جاتا ہے، وہ کہتا ہے:

دَرَجَتُهُ	فِي الْجَنَّةِ،	فَيَقُوْلُ:	أَنّٰى	لِي	هٰذَا ؟	فَيُقَالُ:
درجہ اس کا	جنت میں	تو وہ کہتا ہے:	کیسے ہے	میرے لیے	یہ	تو کہا جاتا ہے
یہ مجھے کیسے مل گیا؟ (جوابا) کہا جاتا ہے						
بِاسْتِغْفَارِ	وَلَدِكَ	لَكَ“				
استغفار سے	تیرے بچے کی	تیرے لیے				
تیرے بچے کا تیرے حق میں استغفار کرنے کی وجہ سے۔“ (الصحيحة:1598)						

دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے

(2492). عَنْ	عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ:	أَنَّ	أَبَاه	قَالَ:		
2492۔(روایت ہے)	حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابتؓ سے:	یقیناً	ان کے والد نے	کہا		
حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ اس کے باپ نے کہا:						
رَأَيْتُ	فِي الْمَنَامِ	كَأَنِّي	أَسْجُدُ	عَلٰى جَبْهَةِ	رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،	
میں نے دیکھا	خواب میں	گویا کہ	میں سجدہ کرتا ہوں	اوپر پیشانی کے	رسول اللہ کی ﷺ	
میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کر رہا ہوں۔						
فَأَخْبَرْتُ	بِذٰلِكَ	رَسُوْلَ اللهِ ﷺ،	فَقَالَ	”إِنَّ الرُّوْحَ	لَتَلْقَى	
پھر میں نے خبر دی	اس کی	رسول اللہ کو ﷺ	تو فرمایا:	یقیناً روح	البتہ ملاقات کرتی ہے	
میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس چیز کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً روح، روح سے ملاقات کرتی ہے“						

الرُّوْحَ وَفِیْ رِوَایَةٍ: اِجْلِسْ وَالسُجُدْ وَاصْنَعْ كَمَا رَأَيْتَ“
روح سے اورایک روایت میں ہے: بیٹھو اورسجدہ کرو اورکرو جیسا کہ تم نے دیکھا
ایک روایت میں ہے بیٹھ اورسجدہ کر اُس طرح جس طرح تو نے دیکھا“۔
وَأَقْنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰكَذَا قَالَ عَفَّانُ بِرَأْسِهِ اِلٰى خَلْفَ
اورسر جھکایا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کہا عفان نے اپنے سر سے طرف پیچھے کے
رسول اللہ ﷺ اپنا سر اس طرح جھکایا (اس کیفیت کو بیان کرنے کے لیے عفان نے اپنا سر پیچھے کی طرف کیا) پھر اس نے اپنی
فَوَضَعَ جَبْهَتَهٗ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ .
تو رکھی اپنی پیشانی اوپر پیشانی کے نبی ﷺ کی۔
پیشانی رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر رکھی۔(الصحيحة:3262)
مسئولیت وامارت
(2493). عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ
4932۔(روایت ہے) حمیدؒ سے کہا: ایک آدمی سے اُس نے کہا: امیر مقرر کیا نبی ﷺ نے
حمیدؒ سے روایت ہے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی لشکر کا امیر مقرر کیا،
رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا مَضٰى وَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ:
ایک آدمی کو اوپر لشکر کے توجب چلا گیا اورلوٹا ان کی طرف فرمایا اس کے لیے:
وہ چلا گیا اور جب آپ کی طرف واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا

”كَيْفَ وَجَدْتَّ الامَارَةَ؟“ فَقَالَ: كُنْتُ كَبَعْضِ الْقَوْمِ، كُنْتُ اِذَا
کیسے تو نے پایا امارت کو؟ تو کہا: میں رہا بعض کی طرح لوگوں کے میں تھا جب
:تم نے امارت کو کیسا پایا؟‘‘ اُس نے کہا: بس میں بعض لوگوں کی طرح ہی رہا،
رَكِبْتُ رَكِبُوْا، وَاِذَا نَزَلْتُ نَزَلُوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ”اِنَّ
میں سوار ہوتا وہ سوار ہوئے اور جب میں اُترتا وہ اُترتے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ سے: یقیناً
جب میں سوار ہوتا تو وہ بھی سوار ہو جاتے اور جب میں اترتا تو وہ بھی اتر جاتے۔
صَاحِبَ السُّلْطَانِ عَلٰى بَابِ عَنَتٍ، اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ
امیر اوپر دروازے پر ہوتا ہے گناہ کے مگر جس کو بچالے اللہ عزوجل
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بیشک امیر راہ گناہ پر ہوتا ہے مگر جس کو اللہ تعالی بچالے‘‘
فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ! لَاأَعْمَلُ لَكَ وَلَالِغَيْرِكَ
تو کہا ایک آدمی نے: قسم ہے اللہ کی! نہیں میں عامل بنوں گا آپ کے لیے اور نہ آپ کے سوا کسی کا
اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم! میں (آئندہ) آپ کا عامل بنوں گا نہ کسی اور کا۔ رسول a ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ a کی
أَبَدَاً ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.
کبھی بھی تو ہنسے نبی ﷺ یہاں تک کہ ظاہر ہو گئیں ڈاڑھیں آپ ﷺ کی
ڈاڑھیں ظاہر ہونے لگیں۔ (الصحيحة:3239)

بندگان خدا کا صبر وتحمل اور رحم وکرم

(2494). عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ

2494۔(روایت ہے)ابن مسعودؓ سے کہا: جب تقسیم کیا رسول اللہ ﷺ نے غنیمتوں کو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ پر حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا

حُنَيْنٍ (بِالْجِعْرَانَةِ) ازْدَحَمُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ عَبْداً

حُنین کی مقام جعرانہ پر لوگوں نے بھیڑ کردی ان پر تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً بندہ

صحابہ نے آپ ﷺ کے اردگرد بہت بھیڑ کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا،

مِنْ عِبَادِ اللهِ بَعَثَهُ اللهُ اِلٰى قَوْمِهِ، فَكَذَّبُوْهُ

بندوں میں سے اللہ کے بھیجا اس کو اللہ نے طرف ایک قوم کے تو انہوں نے جھٹلایا اس کو

اللہ نے اسے اس کی قوم کی طرف بھیجا، انہوں نے اُس کی تکذیب کی اور اُس کا سر پھوڑ دیا۔

وَشَجُّوْهُ، فَكَانَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ

اور سر پھوڑ دیا اس کا پھر تھا وہ صاف کرتا لہو اپنی پیشانی سے اور وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ

وہ اپنی پیشانی سے خون صاف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے اللہ میری قوم کو معاف کردے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں"۔

اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

بخش دے میری قوم کو پس یقیناً نہیں جانتے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ گویا کہ اب بھی میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں

فَكَأَنِّيْ انْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَحْكِي الرَّجُلَ

تو گویا کہ میں میں دیکھتا ہوں طرف رسول اللہ کے ﷺ نقل اُتارتے ہوئے آدمی کی

جبکہ آپ ﷺ اس آدمی کی نقل اتارتے ہوئے

يَمْسَحُ	عَنْ جَبْهَتِهِ
وہ پونچھ رہے تھے	اپنی پیشانی سے

اپنی پیشانی پونچھ رہے تھے۔(الصحيحة:3175)

اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا کیسے ممکن ہے؟

(2495). عَنْ	أَنَسِ بْنِ مالِكٍ	قَالَ:	نَزَلَ	بِالنَّبِي ﷺ	أَضْيَافٌ
2495۔(روایت ہے)	حضرت انس بن مالک ؓ سے	کہا:	اُترے	نبی ﷺ پر	مہمان

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں: بحرین سے آنے والے مہمان نبی کریم ﷺ کے ہاں ٹھہرے،

مِنَ الْبَحْرَيْنِ	فَدَعَا	النَّبِي ﷺ	بِوَضُوئِهِ،	فَتَوَضَّا	فَبَادَرُوْا	اِلٰى
بحرین سے	تو منگوایا	نبی ﷺ نے	اپنے وضو کا پانی	پھر وضو کیا	تو وہ لپکے	طرف

آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ وہ آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی طرف لپکے،

وَضُوئِهِ	فَشَرِبُوْا	مَا	أَدْرَكُوْهُ	مِنْهُ	وَمَاانْصَبَّ
آپ کے وضو کے پانی کے	پھر انہوں نے پیا	جو	انہوں نے پایا	اس میں سے	اور جو گرا ہوا تھا

اُس میں سے جو انہوں نے پانی پایا پی لیا اور جو زمین پر گرا ہوا تھا،

مِنْهُ	فِي الارْضِ	فَمَسَحُوْا	بِهِ	وَجُوْهَهُمْ	وَرُؤُسَهُمْ
اس میں سے	زمین میں	پھر انہوں نے مل لیا	اس کو	اپنے چہروں	اور اپنے سروں پر

اُسے اپنے چہروں سروں اور سینوں پر مل لیا۔

وَصُدُوْرَهُمْ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِي ﷺ مَادَعَاكُمْ اِلٰى ذٰلِکَ؟
اوراپنے سینوں پر توفرمایا ان کے لیے نبی نے ﷺ کس چیز نے آمادہ کیا تمہیں طرف اس کے؟
نبی کریم ﷺ نے اُس سے پوچھا: ''کس چیز نے تم کوایسا کرنے پر اکسایا ہے؟
قَالُوْا: حُبًّالَکَ ، لَعَلَّ اللّٰهَ يُحِبُّنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
انہوں نے کہا: محبت آپ کی شاید کہ اللہ تعالیٰ محبت کرے ہم سے اے اللہ کے رسول ﷺ
انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ کی محبت نے۔ شاید (محبت کے اسی انداز کی بنا پر) اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرنے
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ أَنْ يُّحِبَّكُمُ اللّٰهُ
توفرمایا رسول اللہ نے ﷺ: اگر ہو تم تم پسند کرتے ہو یہ کہ محبت کریں تم سے اللہ
لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم سے محبت کریں،
وَرَسُوْلُهُ فَحَافِظُوْا عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: صِدْقِ الْحَدِيْثِ
اور اس کے رسول تو حفاظت کرو اوپر تین خصوصیات کے سچائی بات کی
تو ان تین خصلتوں کی حفاظت کرو: (1) سچی بات (2) امانت کی آدائیگی اور
وَأَدَاءِ الاَ مَانَةِ، وَحُسْنِ الْجَوَارِ، فَاِنَّ أَذَى الْجَارِ يَمْحُو
اور ادائیگی امانت کی اور اچھا پڑوسی یقیناً تکلیف دینا پڑوسی کو زائل کر دیتا ہے
(3) اور اچھا پڑوسی بننا۔ (یاد رہے کہ) پڑوسی کو تکلیف دینا نیکیوں کو اس طرح زائل کرتا ہے جس طرح
الْحَسَنَاتِ كَمَا تَمْحُوا الشَّمْسُ الْجَلِيْدَ ''.
نیکیوں کو جیسے زائل کر دیتا ہے سورج برف کو''۔
سورج برف کو زائل کر دیتا ہے''۔ (الصحيحة: 2998)

اللہ تعالیٰ کے اولیا کی صفات

(2496). عَنِ ابْنِ عُمَرَ : قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ”اِنَّ لِلّٰهِ

2496۔(روایت ہے) ابن عمرؓ سے: کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یقیناً اللہ تعالیٰ کے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءٍ، يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالأَنْبِيَاءُ

کچھ بندے ہیں نہیں وہ انبیاء اورنہ شہد اء رشک کریں گےان پر شہداء اورانبیاء

”اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جوانبیاء ہیں نہ شہداء،لیکن شہداءوانبیاءاُن پر رشک کریں گے،

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَمَجْلِسِهِمْ مِنْهُ فَجَثَا

دن قیامت ان کے قرب سے اللہ تعالیٰ سے اوران کی مجلس سے اس سے تو بیٹھ گیا

اس کی وجہ ان کا اللہ تعالیٰ سے قرب اوراس کے ساتھ مجلس ہوگی۔

أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا

ایک بدو اوپر اپنے گھٹنوں کے پس کہا: اےاللہ کےرسول! صفات بیان کروان کی ہمارے لیے

ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیااور کہا:اےاللہ کےرسول!ہمارے لیےان کی صفات بیان کرو۔

وَجَلِّهِمْ لَنَا قَالَ: قَوْمٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ ،

اورواضح کردوان کو ہمارے لیے فرمایا: لوگ ہیں نامعلوم نسب لوگوں میں سے ہوں گے

اوران کوواضح کروآپ ﷺ نے فرمایا:”یہ غیر معروف قبائل کے نامعلوم النسب لوگ ہوں گے،

مِنْ نُزَّاعِ الْقَبَائِلِ، تَصَادَقُوا فِي اللهِ ، فَتَحَابُّوْا فِيْهِ ،

غیرمعروف قبائل میں سے دوستی کریں گے اللہ کے لیے پس آپس میں محبت کریں گے اس کے لیے

جواللہ تعالیٰ کے لیے باہم دوستی رکھیں گے اور اسی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں گے،

يَضَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، يَخَافُ

رکھے گا اللہ عزوجل ان کے لیے دن قیامت کے منبر نور کے خوف زدہ ہوں گے

قیامت کے روز اللہ عزوجل اُن کے لیے نور کے منبر رکھے گا۔ دوسرے لوگ خوفزدہ ہوں گے،

النَاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ ، هُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَلَّذِيْن

لوگ اور نہ وہ خوف زدہ ہوں گے وہ اولیاء ہیں اللہ عزوجل کے جو

لیکن ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے اولیا ہیں کہ (فرمان الٰہی کے مطابق) جن پر نہ کوئی خوف ہوگا۔

" وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"

اور نہیں خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔(الصحيحة:3464)

تصنع اور تکلف سے گفتگو کرنا ناپسندیدہ ہے

(2497). عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا :"اِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ اِلَيَّ،

2497۔(روایت ہے) جابر سے مرفوع : یقیناً تم میں سب سے زیادہ محبوب میری طرف

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور

وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور سب سے زیادہ قریب تم میں سے مجھ سے مجلس میں دن قیامت

روز قیامت مجلس کے لحاظ سے میرے سب سے زیادہ قریبی وہ لوگ ہوں گے

أَحَاسِنَكُم	اَخْلَاقًا،	وَاِنَّ	أَبْغَضَكُمْ	اِلَيَّ
سب سے زیادہ اچھے تم میں سے	اخلاق میں	اور یقیناً	سب سے زیادہ نفرت والے	طرف میرے
جو تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت عمدہ ہوں۔ اور تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ نفرت والے				
وَأَبْعَدَكُمْ	مِنِّى	مَجْلِسًا	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	الثَّرْثَارُونَ
اور سب سے زیادہ دور	مجھ سے	مجلس میں	دن قیامت کے	فضول بولنے والے
اور روز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو فضول بولنے والے،				
وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ	وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ"	قَالُوْا :	قَدْ	عَلِمْنَا
اور گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے اور تکبر کرنے والے	انہوں نے کہا:	تحقیق	ہم جانتے ہیں	
گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں۔" صحابہ نے کہا ہم:				
"الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ	فَمَا	الْمُتَفَيْهِقُوْنَ"؟	قَالَ:	
الثرثارون اور المتشدقون	کو تو کیا ہے	المتفیھقون؟	فرمایا:	
ثَرْثَارُوْنَ اور مشتدقون کا معنی تو سمجھتے ہیں متفیقھون سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:				
"الْمُتَكَبِّرُوْنَ"				
"تکبر کرنے والے"				
تکبر کرنے والے"۔ (الصحيحة:791)				

زیادہ آزمائشوں میں مبتلا ہونے والے لوگ

(2498). عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ حُذَيْفَةَ

2498۔(روایت ہے) حصین بن عبدالرحمٰنؒ سے: میں نے سنا ابوعبیدہ بن حزیفہؓ سے

حصین بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ بن حزیفہؓ سے سنا،

يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

وہ بیان کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے فاطمہؓ سے انہوں نے کہا آئے ہم رسول ﷺ کے پاس

وہ اپنی پھوپھی حضرت فاطمہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: ہم چند عورتیں رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کرنے کے لیے آپ

نَعُوْدُهُ فِي نِسَاءٍ، فَإِذَا سِقَاءٌ مُعَلَّقٌ نَحْوَهُ ،

ہم نے عیادت کی اُن کی عورتوں کے ساتھ پس جب ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا ان کی طرف

ﷺ کے پاس گئیں، بخار کی حرارت کی شدت کی وجہ سے ایک مشکیزہ آپ ﷺ کی طرف لٹکا ہوا تھا،

يَقْطُرُ مَاؤُهُ عَلَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى فُؤَادِهٖ) مِنْ شِدَّةِ

گر رہا تھا پانی اس کا اُن پر اور روایت میں ہے اوپر ان کے دل کے شدت سے

اس کا پانی آپ ﷺ پر اور ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ کے دل پر گر رہا تھا۔

مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمّٰى، قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! لَوْ دَعَوْتَ

جو وہ پا رہے تھے گرمی سے بخار کی ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ ! اگر آپ دعا کریں

ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ! اگر آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں

اللهَ فَشَفَاكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ !"إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ

اللہ سے تو شفاء دے گا آپ کو پس فرمایا رسول اللہ نے ﷺ: یقیناً سب سے زیادہ سخت لوگوں میں سے

تو آپ ﷺ کو شفا دے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَلَاءً	لِأَنْبِيَاءُ	ثُمَّ	الَّذِيْنَ	يَلُوْنَهُمْ ،	ثُمَّ	الَّذِيْنَ
آزمائش	انبیاء کی	پھر	ان لوگوں کی جو	ان کے قریب ہوں	پھر	ان کی جو

لوگوں میں سب سے سخت آزمائش انبیاء پر آتی ہے پھر ان پر جو (مرتبے میں) ان کے قریب ہوں پھر ان پر جو ان کے قریب

يَلُوْنَهُمْ ،	ثُمَّ	الَّذِيْنَ	يَلُوْنَهُمْ " .
قریب ہوں گے	پھر	ان کی جو	ان کے قریب ہوں۔

ہوں اور پھر ان پر جو ان کے قریب ہوں۔ (الصحيحة:3267)

بڑی مفسدت سے بچنے کے لیے چھوٹی مفسدت کا ارتکاب کرنا درست ہے

(2499). عَنْ	أَبِي هُرَيْرَةَ	مَرْفُوْعًا: "إِنَّ	مُوسٰى	كَانَ	رَجُلًا
2499۔(روایت ہے)	حضرت ابو ہریرہؓ سے	مرفوع:	یقیناً	موسیٰ	تھے	ایک آدمی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک موسیٰ علیہ السلام

حَيِيًّا	سِتِّيرًا	لَايُرَى	مِنْ جِلْدِهِ	شَيْءٌ	اسْتِحْيَاءً
شرم والے	بدن ڈھانپنے والے	نہیں دیکھا جاسکتا تھا	ان کے بدن سے	کچھ بھی	حیا کی وجہ سے

بڑے ہی شرم والے اور بدن ڈھانپنے والے شخص تھے ان کی حیا کی وجہ سے

مِنْهُ،	فَآذَاهُ	مَنْ	آذَاهُ	مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ	فَقَالُوا
ان سے	تو تکلیف پہنچائی ان کو	جس نے	اذیت دی	اُن کو بنی اسرائیل سے	پس انہوں نے کہا:

ان کے بدن کا کوئی حصہ دیکھا نہیں جاسکتا تھا، بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے آپ علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی تھی، انہوں نے کہا:

مَا	يَسْتَتِرُ	هٰذَا التَّسَتُّرَ	إِلَّا	مِنْ عَيْبٍ	بِجِلْدِهِ	إِمَّا
نہیں	وہ چھپاتے بدن کو	یہ تو پردہ کرتا ہے	مگر	عیب سے	اپنے جسمانی عیب سے	یا
یہ آدمی اپنے کسی جسمانی عیب کی وجہ سے اتنا پردہ کرتا ہے، یا						
بَرَصٍ	وَإِمَّا	أُدْرَةٍ	وَإِمَّا	آفَةٍ	وَإِنَّ	اللّٰهَ
برص ہے	اور یا	خصیے بڑھے ہوئے ہیں	اور یا	کوئی آفت ہے	اور بے شک	اللہ تعالیٰ نے
تو پھلبہری ہے یا خصیتین بڑھے ہوئے ہیں یا کوئی اور آفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے						
أَرَادَ	أَنْ	يُبَرِّئَهُ	مِمَّا	قَالُوا	لِمُوسَىٰ	فَخَلَا
ارادہ کیا	کہ	بری کریں ان کو	اس سے جو	انہوں نے کہا	موسیٰ کے لیے	پس خلوت کی
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی لگائی ہوئی تہمت سے بری کرنے کا ارادہ کیا۔ ایک دن موسیٰ علیہ السلام خلوت میں گئے						
يَوْمًا وَحْدَهُ	فَوَضَعَ	ثِيَابَهُ	عَلَى الْحَجَرِ	ثُمَّ اغْتَسَلَ	فَلَمَّا	فَرَغَ
ایک دن	پھر رکھے	کپڑے اپنے	اوپر پتھر کے	پھر غسل کیا	پس جب	فارغ ہوئے
اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے، پھر غسل کیا جب فارغ ہوئے						
أَقْبَلَ	إِلَىٰ	ثِيَابِهِ	لِيَأْخُذَهَا	وَإِنَّ	الْحَجَرَ	عَدَا
گئے	طرف	اپنے کپڑوں کے	تاکہ لیں ان کو	اور یقیناً	پتھر	بھاگ نکلا
تو کپڑے لینے کے لیے گئے (لیکن ہوا یہ کہ) پتھر آپ کے کپڑوں سمیت بھاگ پڑا۔						
بِثَوْبِهِ	فَأَخَذَ	مُوسَىٰ عَصَاهُ	وَطَلَبَ	الْحَجَرَ	فَجَعَلَ	
آپ کے کپڑوں کے ساتھ	پس لیا	موسیٰ نے اپنا عصاء	اور پیچھے چلے	پتھر کے	تو کیا	
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑ پڑے،						

يَقُولُ:	ثَوْبِي	حَجَرُ!	ثَوْبِي	حَجَرُ! حَتَّى	انْتَهٰى
وہ کہتے تھے	میرے کپڑے دے	پتھر	میرے کپڑے دے	پتھر! یہاں تک کہ	پہنچے

اے پتھر! میرے کپڑے دے جا۔ اسے پتھر میرے کپڑے دے جا۔ (دوڑتے دوڑتے)

إِلٰى	مَلَإٍ	مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ	فَرَأَوْهُ	عُرْيَانًا	أَحْسَنَ
طرف	سرداروں کے	بنی اسرائیل کے	پھر انہوں نے دیکھا	اُن کو برہنہ	زیادہ حسین

وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کو برہنہ حالت میں دیکھا اور اللہ کی مخلوق میں آپ کو سب سے حسین

مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ	وَأَبْرَأَهُ	مِمَّا	يَقُولُونَ،	وَقَالُوا: وَاللّٰهِ
جو	پیدا کیا	اللہ نے	اور بری پایا ان کو	اس میں سے جو	وہ کہتے تھے	اور کہا: قسم اللہ کی

اور اپنے لگائے ہوئے عیب سے مکمل بری پایا۔ انہوں نے خود کہا: اللہ کی قسم!

مَا	بِمُوسٰى	مِنْ بَأْسٍ	وَقَامَ	الْحَجَرُ،	فَأَخَذَ ثَوْبَهُ
نہیں ہے	موسیٰ	کوئی تکلیف	اور کھڑا ہوا	پتھر	پھر لے لیے کپڑے اس کے

موسیٰ میں تو کوئی نقص نہیں ہے۔ وہاں پتھر ٹھہر گیا، آپ (علیہ السلام) نے اپنے کپڑے لیے

فَلَبِسَهُ	وَطَفِقَ	بِالْحَجَرِ	ضَرْبًا	بِعَصَاهُ	فَوَاللّٰهِ	إِنَّ
پس پہنا اُن کو	اور شروع کیا	پتھر پر	مارنا	اپنی لاٹھی سے	پھر قسم ہے اللہ کی	یقیناً

اور پہنے اور لاٹھی سے پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ اللہ کی قسم! اس پتھر پر

بِالْحَجَرِ	لَنَدَبًا	مِنْ أَثَرِ	ضَرْبِهِ	ثَلَاثًا	أَوْ أَرْبَعًا	أَوْ خَمْسًا
پتھر پر	نشان تھے	اثر سے	مارنے کے	تین	یا چار	یا پانچ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ نشانات بھی تھے اور یہ واقعہ اللہ کے اس فرمان (کا مصداق ہے)

فَذٰلِکَ	قَوْلُهُ :	يَاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا	لَاتَكُونُوا	كَالَّذِيْنَ
پس یہ	قول اس کا:	اے لوگو جو ایمان لائے ہو	نہ تم ہو جاؤ	مثل ان لوگوں کے

''اے ایمان والو! اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی،

آذَوْا	مُوسٰى	فَبَرَّ ءَ هُ	اللّٰهُ	مِمَّا
اذیت دی انہوں نے نے	موسیٰ کو	پھر برات کی اس کی	اللہ تعالیٰ نے	اس سے جو

تو اللہ نے اسے اُس (تہمت) سے بری کر دیا جو انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے ہاں

قَالُوا	وَكَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا.(الاحزاب:69).
انہوں نے کہا	اور ہے	نزدیک اللہ تعالیٰ کے	باعزت۔

بڑی وجاہت و مرتبت والے تھے''۔(الصحیحة:3075)

رسول اللہ ﷺ ہر کسی کا مطالبہ پورا کرنے والے تھے

(2500). عن	أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ	أَنَّ	هَوَازِنَ	جَاءَ تْ	يَوْمَ
2500۔(روایت ہے)	حضرت انس بن مالک ؓ سے	یقیناً	ہوازن	آئے	دن

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہوازن قبیلہ کے لوگ حنین والے دن

حُنَيْنٍ	بِالنِّسَاءِ	وَالصِّبْيَانِ	وَالابِلِ	وَالْغَنَمِ ،
حنین کے	عورتوں کے ساتھ	اور بچوں کے ساتھ	اور اونٹوں	اور بکریوں کے ساتھ

عورتوں، بچوں، اونٹوں اور بکریوں سمیت آ گئے۔

فَصَفُّوْهُمْ	صُفُوْفًا	لِيُكْثِرُوْا	عَلٰى	رَسُوْلِ اللهِ ، ﷺ
پھر قطاروں میں کھڑا کر دیا ان کو	قطاروں میں	تا کہ کثرت ظاہر کریں	اوپر	رسول اللہ کے ﷺ

اُن کو قطاروں میں کھڑا کر دیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں اپنی کثرت کو ظاہر کریں۔

فَالْتَقَى	الْمُسْلِمُوْنَ	وَالْمُشْرِكُوْنَ ،	فَوَلَّى	الْمُسْلِمُوْنَ	مُدْبِرِيْنَ	كَمَا
پس مڈبھیڑ ہوئی	مسلمانوں	اور مشرکوں کی	تو بھاگے	مسلمان	پیٹھ پھیر کر	جیسا کہ

مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے

قَالَ	اللهُ تَعَالٰى	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :	”أَنَا عَبْدُ	اللهِ	وَرَسُوْلُهُ
فرمایا	اللہ تعالیٰ نے	تو فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے:	میں بندہ ہوں	اللہ کا	اور اس کا رسول ہوں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں“

وَقَالَ:	”يَامَعْشَرَ الأَنْصَارِ!	أَنَا	عَبْدُ اللهِ	وَرَسُوْلُهُ“	فَهَزَمَ	اللهُ
اور کہا:	اے گروہ انصار!	میں	بندہ ہوں اللہ	اور اس کا رسول ہوں	پس شکست دی	اللہ نے

مزید فرمایا: ”انصار کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں“۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے دی،

الْمُشْرِكِيْنَ ،	وَلَمْ يُطْعَنْ	بِرُمْحٍ،	وَلَمْ يُضْرَبْ	بِسَيْفٍ ،	فَقَالَ	النَّبِيُّ ﷺ
مشرکوں کو	اور نہ زخم لگا	نیزے کا	اور نہ چوٹ لگی	تلوار کی	تو فرمایا	نبی ﷺ نے

نہ کسی کو نیزے کا زخم لگا تھا اور نہ تلوار کی چوٹ، نبی کریم ﷺ نے اُس دن فرمایا:

يَوْمَئِذٍ: ”مَنْ	قَتَلَ	كَافِراً	فَلَهُ	سَلَبُهُ“
اس دن: جس نے	قتل کیا	کسی کافر کو	تو اس کے لیے	چھینا ہوا مال ہوگا اس (کافر) کا

”جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اُس (مقتول) سے چھینا ہوا مال اُسی (قاتل) کے لیے ہوگا“

فَقَتَلَ	أَبُوْقَتَادَةَ	يَوْمَئِذٍ	عِشْرِيْنَ	رَجُلاً ،	وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ ، فَقَالَ
پس قتل کیا ابوقتادہ نے	اس دن	بیس	آدمیوں کو	اور لے لیا	مال ومتاع ان کا پس کہا

ابوقتادہؓ نے اُس دن بیس آدمی قتل کئے اور اُن کا مال ومتاع بھی لے لیا۔ حضرت ابوقتادہؓ نے کہا:

أَبُوْقَتَادَةَ:	يَارَسُوْلَ اللهِ !	ضَرَبْتُ	رَجُلًا	عَلَى	حَبْلِ الْعَاتِقِ ، وَعَلَيْهِ
ابوقتادہ نے:	اے اللہ کے رسول!	میں نے مارا	ایک آدمی کو	اوپر	پٹھے کے کندھے کے اور اس پر

اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک آدمی کے کندھے کے پٹھے پر تلوار ماری اور اُس پر زرہ تھی۔

دِرْعٌ	لَهُ	فَأُعْجِلْتُ	عَنْهُ	أَنْ	آخُذَ سَلْبَهُ، فَانْظُرْ
زرہ تھی	اس کی	پس جلدی کی مجھ پر	اس کی	یہ کہ	لے لے چھینا ہوا مال اس کا پس دیکھے

اس کا چھینا ہوا مال میرے پکڑنے سے پہلے کسی اور نے لے لیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ذرا دیکھو

مَنْ	هُوَ	يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟	فَقَالَ	رَجُلٌ:	يَارَسُوْلَ اللهِ ! ﷺ
کون ہے	وہ	اے اللہ کے رسول ﷺ؟	تو کہا	ایک آدمی نے:	اے اللہ کے رسول! ﷺ

وہ شخص کون ہے؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

أَنَا	أَخَذْتُهَا،	فَارْضِهِ	مِنْهَا،	فَأَعْطِنِيْهَا !
میں نے لیا	میں نے اس کو	پس راضی کر دیا اس کو	اپنے پاس سے	پس عطا کر دیں وہ!

میں نے وہ مال لے لیا تھا۔ آپ قتادہ کو اپنے پاس سے راضی کر دیں اور وہ مال میرے پاس ہی رہنے دیں۔

فَسَكَتَ	النَّبِيُّ ﷺ،	وَكَانَ	لَايُسْأَلُ	شَيْئًا	اِلَّا أَعْطَاهُ
مجھے تو خاموش ہو گئے	نبی ﷺ	اور تھے	نہیں سوال کیا جاتا تھا	کسی چیز کا	مگر دیتے اس کو

نبی ﷺ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ سے جس چیز کا بھی مطالبہ کیا جاتا، آپ دے دیتے تھے،